رافضیت اور ناصبیت

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ شیخین ابوبکر وعمر اور دیگر صحابہ پر تبرا کرنے والا رافضی ہوتا ہے اور اہل بیت سے بغض وعناد رکھنے والا ناصبی ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيُحِبَّنِي قَوْمٌ حَتّٰى يَدْخُلُوا النَّارَ فِيَّ، وَلَيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتّٰى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي .

''ایک قوم میری محبت میں غلو کے سبب اور دوسری میرے ساتھ بغض کے سبب جہنم میں جائے گی۔''

(السّنّة لابن أبي عاصم : 1017 ، وسندهٗ صحيحٌ)

اس سے مراد روافض اور نواصب ہیں۔ ہر ناصبی رافضی ہوتا ہے۔ روافض صحابہ کرام سے بغض وعناد رکھتے ہیں، اسی طرح ناصبی اہل بیت سے بغض رکھتے ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَمَّا الرَّافِضِيُّ فَإِذَا قَدَحَ فِي مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَنَّهٗ كَانَ بَاغِيًا ظَالِمًا، قَالَ لَهُ النَّاصِبِيُّ وَعَلِيٌّ أَيْضًا كَانَ بَاغِيًا ظَالِمًا لَمَّا قَاتَلَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى إِمَارَتِهٖ، وَبَدَأَهُمْ بِالْقِتَالِ، وَصَالَ عَلَيْهِمْ، وَسَفَكَ دِمَاءَ الْأُمَّةِ بِغَيْرِ فَائِدَةٍ لَهُمْ، لَا فِي دِينِهِمْ وَلَا

فِي دُنْيَاهُمْ، وَكَانَ السَّيْفُ فِي خِلَافَتِهِ مَسْلُولًا عَلٰى أَهْلِ الْمِلَّةِ، مَكْفُوفًا عَنِ الْكُفَّارِ.

''جب رافضی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں قدح و تنقیص کرتا ہے کہ وہ باغی اور ظالم تھے، تو جواب میں ناصبی کہتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی باغی اور ظالم تھے، کیونکہ انہوں نے مسلمانوں سے اپنی خلافت کے لیے قتال کیا، جنگ میں ابتدا کی، ان پر حملہ کیا اور بلاوجہ امت کا خون بہایا، جس میں ان کا نہ کوئی دینی فائدہ تھا اور نہ دنیاوی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسلمانوں پر تلوار لٹکی رہی اور کفار سے رُکی رہی۔''

(منهاج السنة : 389/4)

اہل سنت ان دونوں انتہاؤں سے بری ہیں، وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ یا سیدنا علی رضی اللہ عنہ میں سے کسی کی بھی شان میں گستاخی کا ارتکاب نہیں کرتے۔ نہ وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو ظالم کہتے ہیں اور نہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر یہ الزام دھرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی خلافت کے لئے اتنی لڑائیاں کی ہیں، بلکہ وہ ہر صحابی کے لئے کلمہ خیر کہتے ہیں۔

ناصبی اور رافضی کی مناسبت سے ایک بات یاد رہے کہ ہر رافضی کے نزدیک اہل سنت ناصبی ہیں، کیوں کہ ان کے نزدیک سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے برأت واجب ہے۔ ان کا عقیدہ ہے:

لَا وَلَاءَ إِلَّا بِبَرَاءَةٍ.

''ابوبکر و عمر سے برأت کے بغیر ولایت علی کا کوئی تصور نہیں۔''

روافض اس لیے صحابہ اور امت مسلمہ کو کافر اور جہنمی کہتے ہیں۔ وہ اگر کسی کو مسلمان

کہیں بھی تو مراد دنیوی مسلم لیتے ہیں، اخروی طور پر کافر ہی سمجھتے ہیں۔

جبکہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک ابوبکر وعمر، عثمان وعلی رضی اللہ عنہم سے محبت عین ایمان ہے۔اہل سنت صحابہ کرام میں سے کسی سے بھی بغض کو ضلالت اور نفاق سمجھتے ہیں۔

اسی طرح نواصب کے نزدیک اہل سنت رافضی ہیں، یہ لوگ اہل سنت علماء پر رافضیت یا رافضیت نوازی کی پھبتیاں کستے رہتے ہیں، حالاں کہ اہل سنت اہل بیت کے تینوں حقوق (حق ایمان، حق صحابیت، حق قرابتِ رسول) کا لحاظ رکھتے ہیں اور صحابہ کرام کی عزت کرتے ہیں۔

جبکہ نواصب اہل بیت کے حقوق کے غاصب ہیں، جس طرح روافض صحابہ کے حقوق کے غاصب ہیں۔ دونوں اپنے قول وفعل سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں۔ ہر دور کے علمانے ان کا رد کیا ہے۔

علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

كَرَمْيِ الرَّافِضَةِ لَهُمْ بِأَنَّهُمْ نَوَاصِبُ، وَالنَّوَاصِبِ بِأَنَّهُمْ رَوَافِضُ .

”رافضی، اہل سنت کو ناصبی کہتے ہیں اور ناصبی، اہل سنت کو رافضی کہتے ہیں۔“

(مرقاة المفاتيح : 2778/7)

اہل سنت میں توسط ہے، وہ ان دونوں انتہاؤں سے بری ہیں۔